

زری پالیسی کمیٹی کے 14 دسمبر 2021ء کو منعقدہ اجلاس کی روداد

شرکا

ڈاکٹر رضا باقر	چیئر مین اور گورنر بینک دولت پاکستان
ڈاکٹر عنایت حسین	ڈپٹی گورنر (بینکاری اور ایف ایم آر ایم)
ڈاکٹر مرتضیٰ سید	ڈپٹی گورنر (پالیسی)
جناب ارشد محمود بھٹی	ایگزیکٹو ڈائریکٹر (بی پی آر جی)
جناب علی جمیل	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر طارق حسن	ڈائریکٹر اسٹیٹ بینک بورڈ
ڈاکٹر اسد زمان	بیرونی رکن
ڈاکٹر حاند مختار	بیرونی رکن
ڈاکٹر نوید حامد	بیرونی رکن
جناب محمد منصور علی	کارپوریٹ سیکریٹری / ڈائریکٹر اوسی ایس

موجودہ معاشی حالات کا جائزہ اور مالی سال 22ء کے امکانات

1- زری پالیسی کمیٹی کو 19 نومبر 2021ء کے بعد کلیدی معاشی اظہاریوں کے بارے میں آگاہ کرنے کے ساتھ ابھرتے ہوئے رجحانات کا جائزہ پیش کیا گیا۔

2- پاکستان کے بیرونی شعبے میں پیش رفتوں کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا کہ نومبر 2021ء کے مہینے میں برآمدات میں اضافے کا رجحان برقرار رہا اور یہ 17.8 فیصد (ماہ بہ ماہ) اضافے سے بڑھ کر 2.9 ارب ڈالر (پی بی ایس ڈیٹا) کی بلند ترین ماہانہ سطح تک پہنچ گئیں۔ تاہم، درآمدات 24.5 فیصد (ماہ بہ ماہ) نمو سے بڑھ کر 7.9 ارب ڈالر (پی بی ایس ڈیٹا) تک پہنچ گئیں، جس کے نتیجے میں ماہانہ تجارتی خسارہ تاریخ کی بلند ترین سطح 5.0 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ عالمی اجناس کی بلند قیمتوں نے مالی سال میں اب تک درآمدات کو بلند سطح پر رکھنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ جولائی تا نومبر مالی سال 22ء کے دوران برآمدات میں نمو کو بڑھانے میں بلند قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل کا حصہ سب سے زیادہ رہا جبکہ اس کے بعد غذائی اور دیگر صنعتی اشیاء کی باری آتی ہے۔ دوسری جانب درآمدات میں نمو بڑی حد تک وسیع البنیاد رہی ہے، جس سے قیمتوں کے منفی اثر کے ساتھ ملکی طلب کے کچھ اثرات، خصوصاً بلند توانائی کی قیمتوں کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔ مزید برآں، نومبر 2021ء میں تجارتی خسارے میں توسیع سے امکان ہے کہ جاری کھاتے کے خسارے پر اضافی دباؤ پڑے گا جو کہ جولائی تا اکتوبر مالی سال 22ء کے دوران بڑھ کر 5.1 ارب ڈالر تک پہنچ گیا، جبکہ گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.3 ارب ڈالر کا فاضل رہا تھا۔

3- کمیٹی کو مالی سال 22ء کے لیے بیرونی شعبے کے امکانات کے بارے میں آگاہ کرتے ہوئے کہا گیا کہ توقع ہے کہ مالی سال کی پوری بقیہ مدت میں برآمدات اپنی رفتار برقرار رکھیں گی، جس میں بڑا حصہ بہتر ہوتی عالمی طلب، خصوصاً ٹیکسٹائل، کا ہو گا۔ روپے کی قدر میں حالیہ کمی بھی پاکستانی برآمدات کی مسابقت کو تقویت دینے میں معاون ثابت ہوگی۔ اس کے ساتھ تیل کی عالمی قیمتوں میں حالیہ کمی اور اسٹیٹ بینک کی جانب سے کیے گئے متعدد ذری اور ضوابطی اقدامات سے مالی سال 22ء میں جاری کھاتے کے خسارے کو جی ڈی پی کے تقریباً 4.0 فیصد تک رکھنے میں مدد ملے گی جو مالی سال کے آغاز پر تخمینے کے مقابلے میں کسی حد تک زیادہ تھا۔ زری پالیسی کمیٹی کے گذشتہ اجلاس کے بعد سے ترسیلات زر کی صورت حال میں بڑی حد تک کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے۔ تاہم، کچھ خطرات پیدا ہو رہے ہیں، خاص طور پر بعض ہم پلہ ممالک میں ترسیلات زر کی نمو میں بتدریج سست رفتاری دیکھنے میں آئی ہے۔ توقع ہے کہ مالی کھاتے کے فاضل سے جاری کھاتے کے خسارے کو مکمل طور پر پورا کیا جاسکے گا، اور اس سے اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر بھی بڑھیں گے۔ ان توقعات میں کثیر فریقی رقوم کی بروقت وصولی اور یورو بانڈز کا منصوبہ بند اجراء شامل ہیں۔

4- حقیقی شعبے کا عمومی جائزہ پیش کرتے ہوئے عملے نے زری پالیسی کمیٹی کو آگاہ کیا کہ اگرچہ مینوفیکچرنگ کے کچھ اجزاء کی فروخت اور پیداوار کی سطح معمول پر آ رہی ہے، تاہم نمو کی رفتار بدستور مضبوط ہے۔ یہ کہا گیا کہ پالیسی اقدامات کا اثر پہلے ہی نمایاں ہے، خصوصاً گاڑیوں کے شعبے اور پائیدار صارفی اجزاء پر۔ نومبر 2021ء میں سینٹ کی فروخت میں دوہندسی نمو ہوئی جبکہ اس سے قبل ستمبر اور اکتوبر 2021ء کے دوران اس میں کمی ہوئی تھی، جس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ تعمیرات کی رفتار بڑھ رہی ہے۔ ان پیش رفتوں کی بنیاد پر اور عالمی رسد زنجیروں میں تعطل پر زری پالیسی کی سختی کے اثرات کو مد نظر رکھتے ہوئے توقع ہے کہ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی کی نمو پہلے تخمینے کے مقابلے میں کچھ کم رہے گی۔ اس کے ساتھ درآمدی حجم کی نمو میں متوقع سست رفتاری تھوک اور خردہ تجارت کے ساتھ ساتھ مال برداری خدمات کی نمو کی رفتار پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔ بحیثیت مجموعی، اسٹیٹ بینک کو اب بھی توقع ہے کہ مالی سال 22ء میں حقیقی جی ڈی پی 4 تا 5 فیصد کی بلائی حد کے قریب رہے گی۔

5- ان مالیاتی پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں گذشتہ برس کی اسی مدت کے مقابلے میں مالیاتی اور محصولاتی خساروں میں بہتری دیکھی گئی، تاہم بنیادی فاضل کچھ کم رہا۔ یہ بات اجاگر کی گئی کہ ترقیاتی اخراجات اور غیر سودی جاری اخراجات دونوں بڑھ گئے۔ مالی سال 22ء کی پہلی سہ ماہی میں ایف بی آر کے ٹیکسوں میں وسیع البنیاد بحالی کے سبب مجموعی مالیاتی خسارہ کم ہو کر جی ڈی پی کے 0.8 فیصد پر آ گیا جو مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی میں ایک فیصد تھا۔ تازہ ترین پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ جولائی تا نومبر مالی سال 22ء کے دوران ٹیکس وصولی میں 36.5 فیصد سال بسال نمو درج کی گئی، جو 298 ارب روپے کے ہدف سے زیادہ ہے۔ آگے چل کر توقع ہے کہ ٹیکس وصولی میں نمو حالیہ صحت مندرجانات برقرار رکھے گی جبکہ پیٹرولیم ڈویلپمنٹ لیوی کی رفتار میں بھی اضافہ متوقع ہے۔

6- مہنگائی کے رجحانات اور پیش رفتوں پر بحث کرتے ہوئے بتایا گیا کہ قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی نومبر 2021ء میں سال بسال بنیادوں پر بڑھ کر 11.5 فیصد تک پہنچ گئی جو اکتوبر 2021ء میں 9.2 فیصد تھی۔ قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی نومبر 2021ء میں بڑھ کر 3 فیصد تک پہنچ چکی ہے، جو اگست 2008ء سے بلند ترین ماہانہ مہنگائی ہے۔ کمیٹی کو اس بات سے بھی آگاہ کیا گیا کہ نومبر میں مہنگائی وسیع البنیاد تھی۔ اس سے قطع نظر مہنگائی

کو زیادہ تحریک توانائی کی قیمتوں کے بڑھنے سے ملی۔ مزید برآں، اکتوبر کے مقابلے میں نومبر میں شہری اور دیہی علاقوں میں قوزی مہنگائی میں بالترتیب 0.9 اور 1.5 فیصدی درجے کا اضافہ ہوا۔ اس سے مضبوط ملکی طلب اور توانائی اور دیگر بین الاقوامی اجناس کی قیمتوں کے دور ثانی اثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔

7- دوسری جانب، موسم سرما کے سبب کچھ تلف پذیر اجزا کو محفوظ رکھنے کے وقت میں بہتری بھی نومبر 2021ء میں ان کی قیمتوں میں کمی کا سبب بن گئی۔ اس بات سے آگاہ کیا گیا کہ مخفی مہنگائی، جس کی پیمائش قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کی 18 ماہ کی حرکت پذیر اوسط سے ہوتی ہے، کا رجحان نومبر میں بدل گیا، جبکہ پچھلے مہینے میں یہ معتدل سطح پر تھا۔ خصوصاً، مہنگائی کا رجحان جو جنوری 2021ء کے 9.9 فیصد سے معتدل ہو کر اکتوبر 2021ء میں 8.8 فیصد پر آگیا تھا، یہ نومبر 2021ء میں بڑھ کر 9 فیصد تک پہنچ گیا۔ عملے نے مزید بتایا کہ گردش مہنگائی، اصل اور رجحاناتی مہنگائی کے درمیان فرق، کا اہم محرک بجلی کے چارجز اور موٹر اینڈھن، لیکوئی فائیڈ ہائیڈرو کاربن، خوردنی تیل اور گھی کی قیمتوں میں اضافہ تھا۔ عملے نے مزید وضاحت کی کہ اجناس کی عالمی قیمتوں کے بڑھنے کے نتیجے میں کئی دیگر ابھرتی اور ترقی پذیر معیشتوں میں توقع سے بلند مہنگائی بھی ہوئی ہے۔ مزید برآں، کمیٹی نے کہا کہ پائیدار ایشیا کی بڑھتی ہوئی قیمتیں قوزی مہنگائی میں اضافے کا ایک اہم سبب ہے۔

8- منظر نامے پر بات چیت کرتے ہوئے، زری پالیسی کمیٹی کو آگاہ کیا گیا کہ مالی سال 22ء کے لیے اوسط قومی صارف اشاریہ قیمت مہنگائی کی پیش گوئی کی حد کو 9 تا 11 فیصد تک بڑھا دیا گیا ہے۔ اس رد و بدل میں مہنگائی کے تازہ ترین نتائج، اجناس کی عالمی قیمتوں کے رجحانات، سرکاری قیمتوں میں تبدیلیاں، اور ٹیکس کے کچھ استثناء میں متوقع تبدیلیاں شامل ہیں۔

مالی منڈیاں اور انتظام ذخائر

9- زری پالیسی کے نفاذ سے متعلق کمیٹی کو آگاہ کرتے ہوئے، اسٹاف نے بتایا کہ گذشتہ زری پالیسی کمیٹی اجلاس کے بعد سے شبینہ بین البینک ریپورٹ اوسطاً 9 فیصد رہا جبکہ ہدفی پالیسی ریٹ 8.75 فیصد تھا۔ گذشتہ زری پالیسی کمیٹی اجلاس کے بعد سے کھلے بازار کے سودوں (اوام اوز) کے ذریعے اسٹیٹ بینک کی سیالیت کے ادخالات میں کمی آئی؛ جس نے کمرشل بینکوں سے پست سرکاری قرض گیری کے اثرات کی عکاسی کی۔

10- مزید برآں، آگاہ کیا گیا کہ نومبر 2021ء میں زری پالیسی کمیٹی کی آخری اجلاس کے بعد سے ثانوی بازار کی یافتوں میں نمایاں اضافہ ہوا ہے۔ اس بات پر روشنی ڈالی گئی کہ زیر جائزہ مدت کے دوران ثانوی بازار کی یافتیں اور نشانہ شریحیں 84 تا 213 بی پی ایس کی حد میں بڑھ گئیں۔ پالیسی ریٹ میں مزید اضافے کی توقع کے پیش نظر، بلند یافتوں پر قوم آفر کی گئیں، حالانکہ شرکت وفاقی حکومت کے اہداف سے زائد رہی۔

11- مزید یہ بتایا گیا کہ گذشتہ زری پالیسی کمیٹی اجلاس کے بعد سے ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں 1.4 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اس کی بنیادی وجہ بڑھتی ہوئی اقتصادی سرگرمی اور بین الاقوامی اجناس کی بلند قیمتوں کو قرار دیا گیا۔ آخراً، اس بات پر بھی روشنی ڈالی گئی کہ گذشتہ مہینے میں روپے میں تعمیر پذیری بڑھ گئی ہے، تاہم یہ دیگر بڑی کرنسیوں سے ہم آہنگ تھی۔

ماڈل پر مبنی جائزہ

12- اسٹاف نے کمیٹی کو ماڈل کے اہم مفروضوں سے آگاہ کیا۔ اس بات کی وضاحت کی گئی کہ خط بنیاد میں مالی سال 22ء کے لیے مہنگائی کی پوائنٹ فور کاسٹ میں اضافہ کیا گیا ہے، جس کی وجوہات یہ تھیں (i: نومبر کے دوران توقع سے زائد عمومی اور قومی مہنگائی، ii: روپے کی قدر میں کمی کے اثر کی منتقلی؛ اور iii) مہنگائی کی توقعات میں اضافہ۔ ان عوامل نے وسط مدت کے مہنگائی کے تخمینے کو بڑھانے میں اہم کردار ادا کیا، جس کے رد عمل میں ماڈل نے زری پالیسی میں مزید سختی تجویز کی۔

13- کمیٹی نے وسط مدت میں مہنگائی کو متعین حد میں لانے کے لیے ہدف کے لحاظ سے وسط مدتی مشروط مہنگائی کی پیش گوئی اور ماڈل کی تجویز کردہ پالیسی ریٹ کی شرح کو معمول پر لانے پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ اسٹاف نے مالی سال 22ء کے لیے نمو اور تیل کی عالمی قیمتوں کے متبادل مفروضوں پر مبنی منظر نامے کا تجزیہ بھی پیش کیا۔

اسٹیٹ بینک کے سربراہ زری پالیسی کے نتائج

14- زری پالیسی ریٹ کے لیے مختلف اداروں کے ذریعے کرائے گئے بیرونی پوز کے نتائج پر بحث کرتے ہوئے آگاہ کیا گیا کہ اکثریت کو پالیسی ریٹ میں 100 بی پی ایس اضافے کی توقع ہے۔ مزید برآں، خود اسٹیٹ بینک کی جانب سے کرائے گئے پوز نے بھی ظاہر کیا کہ بیشتر ٹریڈری افسران اور دیگر پیش گوئی کرنے والے بھی موجودہ زری پالیسی کمیٹی اجلاس کے دوران پالیسی ریٹ میں اضافے کی توقع رکھتے ہیں۔

زری پالیسی پر غور و خوض اور فیصلے کا دوٹ

15- متفقہ طور پر پالیسی ریٹ میں 100 بی پی ایس اضافے کا فیصلہ کیا۔

16- پھر کمیٹی نے زری پالیسی بیان تحریر کیا۔

فیصلے:

- پالیسی ریٹ کو 100 بی پی ایس سے بڑھا کر 9.75 فیصد کیا جاتا ہے۔
- زری پالیسی بیان 14 دسمبر 2021ء کی منظوری دی جاتی ہے۔